از عدالتِ عظمیٰ

عثمان عمر

بنام

ملال علی بھائی نتھو و دیگراں

تاریخ فیصلہ: 07 فروری 1996

[کے راما سوامی اور بی ایل ہنسریا، جسٹس صاحبان]

اصول امر فیصلہ شدہ:

مقدمہ نہ چلانے پر مقدمہ خارج کر دیا گیا—بنائے نالش پر مبنی بعد کا مقدمہ-پہلے کے مقدمے کا فیصلہ بعد کے مقدمے کی کارروائیوں سے متاثر نہیں ہو گا اور نہ ہی یہ امر فیصلہ شدہ کے طور پر عمل کرے گا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 419 (این)، سال 1978۔

ایل پی اے نمبر 67، سال 1974 میں گجرات عدالت عالیہ کے مورخہ 12.2.76 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے یشانک ادھیارو اور ومل دیو۔

جواب دہندگان کے لیے ایس کے ڈھولکیا اور ایچ اے رائچورا۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل گجرات عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہوتی ہے جو 12 فروری 1976 کو ایل پی اے نمبر 67/74 میں دیا گیا تھا۔ ریاست گجرات کے سوراشٹر علاقے کے جام نگر عرف نوانگر میں، گجراتی، آب، سیدی اور پٹنی کے نام سے مسلمانوں کے

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

چار مجموعے ہیں۔ پٹنی جماعت کی نمائندگی کرنے والے اپیل کنندہ نے قبرستان وغیرہ کے استعمال کے لیے زمین کے خسرہ نمبر 314 اور 316 کی حمایت میں قبضہ سرٹیفکیٹ دینے کے لیے 12.11.1951 پر مملاتدار کو درخواست دی۔ مملاتدار نے سرٹیفکیٹ عطا کیا۔ اس کے بعد، دیگر جماعتوں کی طرف سے کی گئی نمائندگی پر، ان کے نام بھی شامل کیے گئے اور اس نے لامتناہی قانونی چارہ جوئی کو جنم دیا جس کا اختتام اس معاملے میں ہوا۔ مقدمہ نمبر 151 / 66 میں ٹرائل کورٹ نے یہ اعلان کرتے ہوئے مقدمہ منظور کر لیا کہ تمام جماعتاں مشترکہ طور پر اس جائیداد کو قبرستان وغیرہ کے لیے استعمال کرنے کے حقدار ہیں۔ عام استعمال میں مداخلت کرنے پر اپیل کنندہ کے خلاف مستقل حکم امتناعی نامہ جاری کیا گیا۔ اپیل اور دوسری اپیل پر ٹرائل کورٹ کی ڈگری کو کالعدم قرار دیا۔ ایل پی اے میں، ڈویژن بنچ نے متنازعہ فیصلے کے تحت ٹرائل کورٹ کی ڈگری کو بحال کیا۔ اس طرح یہ تنازعہ ہے۔

یہ دلیل دی جاتی ہے کہ دیوانی عدالت کا ان معاملات پر کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے جن پر مملاتدار کو قبضے کے سرٹیفکیٹ دینے کا اختیار تھا اور اس لیے ڈویژن بنچ اپیلٹ کورٹ اور فاضل سنگل جج کی ڈگری کو تبدیل کرنے اور ٹرائل جج کی ڈگری کو بحال کرنے میں درست نہیں تھا۔ عدالت عالیہ نے اس طرح نوٹ کیا ہے:

> "تاہم، ہم یہ بیان کرنے کی حد تک جانے کی تجویز نہیں کرتے کہ مدعاعلیہ جماعت کو متنازعہ زمینوں کے سلسلے میں دیا گیا قبضہ سرٹیفکیٹ کالعدم تھا کیونکہ متنازعہ زمین سوراشٹر برکھلی خاتمے کے قانون 1951 کے تحت نہیں تھی۔ موجودہ مقدمے کے مقصد کے لیے یہ کہنا کافی ہے کہ تین جماعتیں جن کی مدعی نمائندگی کرتے ہیں وہ قبضے کے سرٹیفکیٹ کی کارروائی میں فریق نہیں تھے اور اس لیے قبضے کا سرٹیفکیٹ انہیں پابند نہیں کرتا اور نہ ہی یہ کسی بھی طرح سے متنازعہ زمین پر ان کے حقوق کو نقصان پہنچاتا ہے یا اس پر منفی اثر ڈالتا ہے۔

اس نتیجے کے پیش نظر ضروری نتیجہ یہ ہے کہ 12 نومبر 1951 کی درخواست پر جاری کردہ قبضے کا سرٹیفکیٹ مدعاعلیہ کو پابند نہیں کرتا ہے۔ یہ بات متنازعہ نہیں ہے کہ 1947 میں درخواست تمام جماعتوں نے مشترکہ طور پر پیش کی تھی اور سند سابق مہاراجہ نے چاروں جماعتوں کے مشترکہ استعمال کے لیے دی تھی۔ معاملے کے اس نقطہ نظر میں، عدالت عالیہ کی طرف سے درج کردہ نتیجہ، جیسا کہ پہلے حوالہ دیا گیا ہے، بالکل قانونی ہے اور اس میں مداخلت کی ضرورت نہیں ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

عدالت عالیہ نے مزید کہا کہ:

"سب سے پہلے، سابقہ مقدمے، نمائش 43 میں دائر کی گئی شکایت، مدعی کے مشترکہ حق پر مبنی تھی جو آپ نے 14 اپریل 1928 کو نوانگر کے مہاراجہ کے ذریعہ مدعی اور مدعا علیہ کو دی گئی سند سے حاصل کی تھی۔ اس شکایت میں یہی کہا گیا ہے۔ موجودہ مقدمہ اس سند پر مبنی نہیں ہے۔ یہ بعد کے سند پر مبنی ہے جسے نوانگر کے مہاراجہ نے 10 جولائی 1947 کو مدعیوں اور مدعا علیہ کو عطا کیا تھا۔ ہمارا خیال ہے کہ سند نمائش 37، جس نے فریقین کو 10 جولائی 1947 کو متنازعہ زمین کو ایک نیا حق عطا کیا تھا اور اس لیے جو پہلے ہوا تھا اسے مکمل طور پر ختم کر دیا گیا تھا۔ سند کے بعد مقدمے کا مشترکہ حق، نمائش 37، 10 جولائی 1947 سے ایک صاف ستھرے انداز میں شروع ہوا جب سند نمائش 37 دی گئی تھی، اس سے پہلے کا مقدمہ 17 جون 1943 کو قائم کیا گیا تھا، یعنی موجودہ سند نمائش 37 کی منظوری سے پہلے۔ موجودہ مقدمے کے لیے مدعیوں کی بنائے نالش سند نمائش 37 پر مبنی ہے جو ان کے لیے مقدمے کے مشترکہ حق کے نئے حصول کی نمائندگی کرتا ہے۔ اس لیے پہلے کے مقدمے میں جو کچھ ہوا وہ مدعی کو دیے گئے مشترکہ حق کو کسی بھی طرح متاثر نہیں کر سکتا۔"

مذکورہ بالا نتیجے کی روشنی میں، یہ دلیل کہ پہلے کا مقدمہ جس کی اجازت دی جانی تھی لیکن اسے غیر قانونی کارروائی کی وجہ سے خارج کر دیا گیا تھا، عدالتی کارروائی کے طور پر کام کرتا ہے، حق کی طاقت رکھتا ہے۔ اس طرح، ہمارا خیال ہے کہ امر فیصلہ شدہ کا نظریہ اس مقدمے کے حقائق پر لاگو نہیں ہوتا ہے۔

کوئی غیر قانونی عمل نہیں ہے، جس کا ارتکاب عدالت عالیہ نے مداخلت کی ضمانت دیتے ہوئے کیا ہے۔ اس کے مطابق اپیل خارج کر دی جاتی ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document